عادت ہے کہ جہاں کوئی نیا سائنسی انکشاف سامنے آیا' جھٹ قرآن مجید سے استشہاد کر کے یہ دکھا دیتے ہیں کہ یہ تو ہمارے ہاں بھی موجود ہے۔ ایٹم کا تصور' اجرامِ سماوی کی گردش' دن رات کی پیدایش وغیرہ۔ یہ کتاب اس معذرت خواہانہ رویّے سے پاک ہے۔ مصنف اس رویّے کو بجا طور پر 'سائنس زدگی' قرار دیتے ہیں اور اس سے بچنے کی تلقین کرتے ہیں۔ لیکن اس کوشش میں کہیں کہیں وہ علماے قدیم سے اس طرح اتفاق کرتے ہیں کہ اس کا دفاع مشکل ہے' مثال کے طور پر 'رتق' کی تفسیر میں۔ قرآن مجید کے مطابق پہلے آسمان اور زمین 'رتق' تھے۔ پھر انھیں 'فتق' کیا گیا (الانبیاء ۲۱:۳۰)۔ ابن عباسؓ' ابن عمر اور بعض دوسرے اس سے یہ مطلب نکالتے ہیں کہ آسمان سے بارش نہ ہوتی تھی' اور زمین' روئیدگی نہ دیتی تھی۔ پھر اللہ نے انھیں کھول دیا' بارش ہونے لگی اور جان دار چیزیں پیدا ہونے لگیں۔ جدید کونیات کہتی ہے کہ یہ وسیع کائنات جو ہر لمحے وسیع تر ہوتی جارہی ہے' ابتداً ایک چھوٹے سے 'مادہ توانائی مرکزے' پر مشتمل تھی جو ایک بڑے انفجار (big bang) کے نتیجے میں کائنات کے وجود میں آنے کا باعث ہوا (فتق)۔ اگر قرآن مجید کی یہ 'تفہیم' جدید نظریاتِ کائنات سے قریب تر ہے' تو اِسے قبول کرنے میں کیا حرج ہے؟ بہرحال وحیِ الٰہی کی تفسیر وتشریح اور مشاہداتی علم میں توافق تلاش کرنے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

مصنف بنیادی طور پر سائنس دان ہیں۔ وہ نباتیات میں پی ایچ ڈی ہیں۔ کتاب کا مطالعہ عام لوگوں کے علاوہ ہمارے علما کے لیے بھی مفید ہوگا۔ (پروفیسر عبدالقدیر سلیم)

آخری سورتوں کے درس -۲ (سورۃ العصر تا سورۃ الناس)' مؤلف: خرم مراد۔ صفحات: ۳۱۶۔ قیمت: ۱۳۰ روپے۔

یہ قرآن حکیم کی آخری ۱۲ سورتوں (العصر تا الناس) کے ان دروس پر مشتمل ہے جو خرم مراد مرحوم نے مسجد بلال' گارڈن ٹاؤن لاہور کے خطاب جمعہ میں ایک تواتر سے دیے تھے۔ انھیں کیسٹ سے اتار کر تدوین کے بعد کتابی شکل میں شائع کیا گیا ہے۔ مدرس کے نزدیک ان سورتوں کے انتخاب کی وجہ یہ ہے کہ: ان سورتوں میں اس کائنات میں انسان کے مقام کو واضح کیا گیا ہے' دین کی بنیادی تعلیمات اجمالاً بیان کی گئی ہیں' نیز اللہ اور انسان کے مابین تعلق جو قرآن کا مرکزی

موضوع ہے' زیر بحث آیا ہے۔ حضورؐ بھی ان سورتوں کو اکثر تلاوت فرماتے تھے اور صحابہؓ کو بھی اس کی تاکید فرماتے۔ اگر ان سورتوں کا مفہوم ذہن میں رکھ کر نماز میں پڑھا جائے تو مختصر بولوں میں دین کی بنیادی تعلیمات تازہ ہوتی رہتی ہیں اور ذہن نشین بھی ہوجاتی ہیں۔

دروس کا اسلوب سادہ اور عام فہم ہے۔ چھوٹے چھوٹے جملے اور فقرے' سمجھانے کا انداز' آیات کے اسباق کا عصری حالات پر انطباق اور آیات و الفاظ کے سیاق و سباق اور سورتوں کے مجموعی نظم کے حوالے سے توضیح' ان کی نمایاں خصوصیات ہیں۔ سورہ کے آغاز میں اس کا مختصر تعارف اور پھر اس کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک ایک آیت کی الگ الگ وضاحت' اور جہاں ضرورت محسوس ہوئی وہاں اہم الفاظ کی تشریح بھی کی گئی ہے۔ مختلف مفسرین کی آرا بھی بیان کی گئی ہیں۔ آیت کا ماسبق آیت سے اور سورہ کا ماسبق سورہ سے بالعموم ربط بیان کیا گیا ہے۔

مرحوم نے چونکہ مشرق و مغرب کی تہذیبی اقدار کا گہرا مشاہدہ کیا تھا اور قرآن فہمی میں بھی ان کو خصوصی دل چسپی تھی' اس لیے ان کے درس قرآن کا انداز جدید تعلیم یافتہ طبقے کی ذہنی اپروچ سے ہم آہنگ ہے۔ قرآن فہمی کے سامان کے ساتھ ساتھ مدرسینِ قرآن کے غوروفکر کے لیے اہم نکات بھی سامنے آتے ہیں۔ اس کے حصہ اوّل کا انتظار ہے۔ (ڈاکٹر اختر حسین عزمی)

بلوچستان میں شورش، نصرت مرزا۔ ناشر: رابطہ پبلی کیشن' ۱۰/۷- یونی شاپنگ سنٹر' صدر' کراچی۔ صفحات: ۲۸۸۔ قیمت: ۲۵۰ روپے۔

بلوچستان آج توجہ کا مرکز ہے۔ اس موقع پر معروف کالم نگار نصرت مرزا نے بلوچستان کی بگڑتی ہوئی صورت حال کے پیش نظر' ایک ہمہ جہتی جامع مطالعہ 'بلوچستان میں شورش، چھاپہ مار جنگ، سرداری نظام' کے عنوان سے نہایت بروقت پیش کیا ہے۔ کتاب کیا ہے' بلوچستان کے قدیم و جدید حالات پر جامع انسائی کلوپیڈیا' جس میں مختلف مواقع پر طبع ہونے والے کالموں کا انتخاب' نواب اکبر بگٹی کے انٹرویو سے لے کر ان کی تحریر: 'بلوچوں کا فسانۂ زندگی' سردار اسلم رئیسانی' مولانا حسین احمد شرودی' سردار یعقوب ناصر' میر نصیر مینگل اور ڈاکٹر شعیب سڈل کے انٹرویو شامل ہیں۔ کتاب میں قوم پرستوں کے موقف کے ساتھ ساتھ پاکستان اور حکومت پاکستان کا موقف بھی